مالِ یتیم پر زکوٰۃ؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

یتیم کے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے، یہ زکاۃ اس کا ولی ادا کرے گا۔

① زکوٰۃ کے متعلق عمومی دلائل ثابت ہیں اور ان دلائل سے یتیم کے مال کو مستثنی کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

② سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِبْتَغُوا بِأَمْوَالِ الْيَتَامٰی لَا تَأْكُلُهَا الصَّدَقَةُ .

''یتیموں کے مال سے کاروبار کریں، کہیں اسے زکوٰۃ ختم نہ کر دے۔''

(سنن الدّارقطني : ١٩٧٣، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : ١٠٧/٤، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . ''یہ سند صحیح ہے۔''

اعتراض: علامہ ابن ترکمانی حنفی (۷۵۰ھ) نے اعتراض کیا ہے کہ یہ صحیح کیسے ہو سکتی ہے، صحیح میں سند کا متصل ہونا شرط ہے، جب کہ اس کی سند متصل نہیں ہے۔

(الجوهر النّقي : ١٠٧/٤)

جواب: سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔

۞ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَكْثَرُ أَئِمَّتِنَا عَلٰى أَنَّهٗ قَدْ سَمِعَ مِنْهُ .

''ہمارے اکثر ائمہ کے نزدیک سعید بن میبّب رحمہ اللہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔''

(المستدرك للحاكم : ١/٢١٥)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَحَّ سَمَاعُ سَعِيدٍ مِنْ عُمَرَ .

''سعید بن میبّب رحمہ اللہ کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔''

(زوائد مختصر مسند البزّار : ٢/٤١٩)

③ قاسم بن محمد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَتْ عَائِشَةُ تَلِينِي وَأَخًا لِي يَتِيمَيْنِ فِي حَجْرِهَا، فَكَانَتْ تُخْرِجُ مِنْ أَمْوَالِنَا الزَّكَاةَ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا میری اور میرے بھائی کی پرورش کرتی تھیں، ہم دونوں یتیم تھے، وہ ہمارے مال سے زکوۃ نکالتی تھیں۔''

(المؤطا للامام مالك : ١/٢٥١، وسندهٗ صحيحٌ)

④ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ كَانَ يُزَكِّي مَالَ الْيَتِيمِ .

''آپ رضی اللہ عنہ یتیم کے مال سے زکوۃ ادا کرتے تھے۔''

(الأموال لأبي عبيد القاسم بن سلام : ١٣٠٨، وسندهٗ صحيحٌ)

⑤ ابوالزبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو

ایسے شخص کے متعلق فرماتے ہوئے سنا، جس کے پاس یتیم کا مال ہو:

يُعْطِي زَكَاتَهُ . ''وہ مال یتیم کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔''

(الأموال لأبي عبيد القاسم بن سلام : ١٣١٠، وسندهٔ صحيحٌ)

⑥، ⑦ مجاہد بن جبر اور عطاء بن ابی رباح رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

أَدِّ زَكَاةَ مَالِ الْيَتِيمِ . ''یتیم کے مال کی زکوٰۃ ادا کیجئے۔''

(الأموال لأبي عبيد القاسم بن سلام : ١٣١٢، وسندهٔ صحيحٌ)

⑧ ابو یونس حسن بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے طاوس تابعی رحمہ اللہ سے مالِ یتیم پر زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا، تو فرمایا:

زَكِّهِ، فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَالْإِثْمُ فِي عُنُقِكَ .

''زکوٰۃ دیجئے، ورنہ آپ گناہگار ٹھہریں گے۔''

(الأموال لأبي عبيد القاسم بن سلام : ١٣١٤، وسندهٔ صحيحٌ)

⑨ شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ . ''مالِ یتیم میں زکوٰۃ ہے۔''

(الأموال لابن زنجُوَيه : ١٤٣١، وسندهٔ صحيحٌ)

فائدہ:

الاموال لابن زنجویہ (۱۴۴۷) میں ہے کہ شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یتیم کے مال میں سے زکاۃ ادا نہیں کی جائے گی۔ اس میں مجالد بن سعید ہے، جو جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

⑩ سفیان ثوری رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ كَانَ يَرٰى فِي مَالِ الْيَتِيمِ الزَّكَاةَ .

''وہ مالِ یتیم میں زکوٰۃ کو واجب سمجھتے تھے۔''

(الأموال لابن زنجُوَيه : ۱۴۳۲، وسندهٗ صحيحٌ)

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ .

یہ سلف کے پورے دس اقوال ہیں، جن میں سے پانچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

یاد رہے کہ ائمہ ثلاثہ، امام احمد بن حنبل، امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک بھی یتیم کے مال پر زکوٰۃ واجب ہے، نیز امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : ٦٤١)

مانعین کے دلائل کا جائزہ:

جو لوگ مالِ یتیم میں زکوٰۃ کے قائل نہیں، ان کے دلائل کا جائزہ پیشِ خدمت ہے:

① سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

أَحْصِ مَا فِي مَالِ الْيَتِيمِ مِنَ الزَّكَاةِ، فَإِذَا بَلَغَ وَآنَسْتَ مِنْهُ رُشْدًا فَأَخْبِرْهُ، فَإِنْ شَاءَ زَكّٰى، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ .

''آپ یتیم کے مال کا حساب لگائیں، جب وہ بالغ ہو جائے، تو اسے بتا دیں، وہ چاہے، تو زکوٰۃ نکالے، چاہے تو نہ نکالے۔''

(الأموال لأبي عبيد : ۱۳۱۵، السّنن الكبرىٰ للبَيهقي : ٤/١٠٨)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① لیث بن ابی سلیم جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' اور ''سیئ الحفظ'' ہے۔ امام احمد بن حنبل، امام دارقطنی، امام یحییٰ بن معین، امام ابو حاتم رازی، امام ابو زرعہ رازی، امام

نسائی، امام ابن عدی اور جمہور محدثین نے اسے حدیث میں نا قابل اعتبار قرار دیا ہے۔

۞ حافظ عراقی رحمہ اللہ (۸۰۶) لکھتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ. ''جمہور نے ضعیف کہا ہے۔''

(المُغني عن حَمل الأسفار في الأسفار : ۱۷۸/۲)

② مجاہد رحمہ اللہ کا سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

۞ ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي مُنَاظَرَةٍ جَرَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ مَنْ خَالَفَهٗ وَجَوَابُهٗ عَنْ هٰذَا الْأَثَرِ : مَعَ أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ هٰذَا لَيْسَ بِثَابِتٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْ وَجْهَيْنِ؛ أَحَدُهُمَا أَنَّهٗ مُنْقَطِعٌ وَأَنَّ الَّذِي رَوَاهُ لَيْسَ بِحَافِظٍ .

''امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے ایک مخالف کے درمیان مناظرہ ہوا۔ اس اثر کے بارے میں امام صاحب کا جواب یہ تھا، باوجود اس بات کے کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو وجہ سے ثابت نہیں ہے، ایک تو یہ منقطع ہے، دوسرا اس کو بیان کرنے والا (لیث بن ابی سلیم) حافظ نہیں ہے۔''

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي : ۱۰۸/٤، وسندهٗ صحيحٌ)

③ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَا تَجِبُ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ حَتّٰى تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ .

''مالِ یتیم پر زکوٰۃ واجب نہیں، جب تک اس پر نماز واجب نہیں ہوتی۔''

(الأموال لابن زنجُويه : ۱۸۲۲، سنن الدّارقطني : ۱۹۸۱)

سند ابن لہیعہ کی وجہ سے ضعیف ہے، جمہور نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هُوَ ضَعِيفٌ بِالْاِتِّفَاقِ لِاخْتِلَالِ ضَبْطِهٖ .

''وہ بالاتفاق ضعیف ہے، کیونکہ اس کا حافظہ خراب تھا۔''

(خُلاصة الأحكام : ٦٢٥/٢)

الحاصل:

کسی صحابی سے یہ ثابت نہیں کہ وہ مالِ یتیم سے زکوٰۃ کے قائل نہ ہوں۔ مالِ یتیم میں زکوٰۃ واجب ہے، پاگل اور گونگے، بہرے کا بھی یہی حکم ہے۔

شبہ: یتیم پر نماز فرض نہیں تو زکوٰۃ کیسے فرض ہو سکتی ہے؟

ازالہ: حافظ ابو عمر ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعُوا أَيْضًا أَنَّ فِي مَالِ مَنْ لَمْ يَبْلُغْ وَلَمْ تَجِبْ عَلَيْهِ صَلَاةٌ أَرْشَ مَا يَجْنِيهِ مِنَ الْجِنَايَاتِ وَقِيمَةَ مَا يُتْلِفُهٗ مِنَ الْمُتْلَفَاتِ، وَأَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ الْحَائِضَ وَالَّذِي يُجَنُّ أَحْيَانًا لَا يُرَاعٰى لَهُمْ مِقْدَارُ أَيَّامِ الْحَيْضِ وَالْجُنُونِ مِنَ الْحَوْلِ، وَهٰذَا كُلُّهٗ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ لَيْسَتْ كَالصَّلَاةِ الَّتِي هِيَ حَقُّ الْبَدَنِ فَإِنَّهَا تَجِبُ عَلٰى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَعَلٰى مَنْ لَا تَجِبُ عَلَيْهِ .

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جس پر نماز فرض نہیں ہوئی، اس کے مال میں سے اس کے جرائم کی دیت اور اس کی تلف کردہ چیزوں کی قیمت نکالنا ضروری

ہے۔اسی طرح ان کا اجماع ہے کہ حائضہ کے حیض کے دنوں کی مقدار اور وہ شخص جو کبھی کبھی جنون کا شکار ہو جاتا ہے، اس کے جنون کے دنوں کے مقدار (زکوٰۃ کے لیے گزرنے والے) سال سے خارج نہیں کی جائے گی۔ یہ سب باتیں دلیل ہیں کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے، یہ نماز کی طرح نہیں ہے، جو کہ بدن کا حق ہے، لہٰذا زکوٰۃ اس شخص پر بھی واجب ہوگی، جس پر نماز واجب ہے اور اس شخص پر بھی، جس پر نماز واجب نہیں ہے۔''

(الاستذکار : ۱۵٦/۳)

❁ نیز لکھتے ہیں:

أَمَّا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ وَالْقِيَاسِ عَلٰى مَا أَجْمَعَ عُلَمَاءُ الْمُسْلِمِينَ عَلَيْهِ مِنْ زَكَاةِ مَا تُخْرِجُهُ أَرْضُ الْيَتِيمِ مِنَ الزَّرْعِ وَالثِّمَارِ وَهُوَ مِمَّا لَا يَخْتَلِفُ فِيهِ حِجَازِيٌّ وَلَا عِرَاقِيٌّ مِنَ الْعُلَمَاءِ.

''رہا قیاس واجتہاد سے ثبوت، تو مسلمان علماء کا اجماع ہے کہ یتیم کی زمین سے حاصل ہونے والے غلے پر عشر واجب ہے۔ (اگرچہ اس پر نماز فرض نہ بھی ہوئی ہو)۔اس میں عراق اور حجاز کے کسی عالم کا اختلاف نہیں ہے۔''

(الاستذکار : ۱۵٦/۳)

یتیم کی زمین سے حاصل کردہ غلے پر عشر ادا کرنا ان کے نزدیک بھی واجب ہے، جو یتیم کے مال سے زکاۃ ادا کرنے کے قائل نہیں ہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁